## 98407 ـ خادمہ سے شادی اور اس کا کفیل ولی بنے

**سوال**

ايك شخص كي بيوى دائمى بيمار ہے اور اس سے اس كے تين بچے بھى ہيں، وہ اپنے گھر والوں سے دور ملازمت كرتا ہے بعض اوقات اس كى بيوى كئى كئى دن ہسپتال ميں رہتى ہے تو اسطرح وہ شخص اولاد اور كام ميں ضائع رہتا ہے، اس نے فيصلہ كيا كہ ايك امانتدار خادمہ لے آئے تو اس نے ايك شخص كے ہاں خادمہ ديكھى جسے وہ لوگ امين قرار دے رہے تھے، وہ خادمہ اس كے پاس كچھ مدت رہى تو اس نے بالكل انہى اوصاف كا مالك پايا جو انہوں نے بتائے تھے.

ليكن وہ كہتا ہے كہ وہ اس پر پردہ كرنا لازم نہيں كر سكتا اور ہو سكتا ہے اس پر اس كى نظر بھى پڑ سكتى ہے، اور اسى طرح اس كى بيوى جب ہاسپٹل ميں ہو تو اس سے خلوت كا بھى ڈر ہے، اس كا سوال ہے كہ كيا وہ اس سے شادى كر لے، اس كى نيت ميں طلاق نہيں جب تك وہ موجود ہے.

اس نے كسى عالم دين سے سنا ہے كہ كفيل خادمہ كا ولى ہوتا ہے، تو كيا وہ بيوى سے خفيہ طور پر خادمہ سے شادى كر لے اس ميں دو گواہ بھى ہوں تا كہ فتنہ سے بچ سكے، يا اسے كيا كرنا چاہيے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

گھروں ميں كام كاج كرنے والےگھريلو ملازمين غلام اور لونڈيوں كے حكم ميں نہيں آتے، بلكہ ان كا حكم تو ان خاص ملازمين كا ہے جو مالك كے پاس كچھ مدت كے ليے ملازمت كرنے آتے ہيں.

خادمات كے بارہ ميں كلام بيان ہو چكى ہے كہ انہيں ان كے ملك سے لانے ميں كيا ممانعت اور خطرات پائے جاتے ہيں اور جن گھروں ميں وہ بطور خادمات كام كرتى ہيں ان ميں كيا خرابياں پيدا ہوتى ہيں، اس كى تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر ( 26282 ) كے جواب ميں ديكھ سكتے ہيں.

دوم:

ہمارے علم كے مطابق تو كسى بھى اہل علم نے نہيں كہا كہ خادمہ كا كفيل اس كا ولى ہوتا ہے، كيونكہ خادمہ تو ايك آزاد عورت ہے، اور اس كا ولى اس كا والد يا اس كا بيٹا يا اس كا بھائى ہوگا، ليكن اس كا كفيل تو اس كے ليے ايك

اجنبی مرد کی حیثیت رکھتا ہے، اسے اس پر کوئی ولایت حاصل نہیں.

سوم:

گھر میں کام کاج کرنے کے لیے خادمہ سے معاہدہ کرنے والے کے لیے اسے دیکھنا یا اس سے خلوت کرنی جائز نہیں، کیونکہ وہ عورت اس کے لیے اجنبی ہے، اور وہ بھی اس خادمہ کے لیے ایك اجنبی مرد کی حثییت رکھتا ہے، اس پر بھی وہی کچھ لاگو ہوتا ہے جو دوسری اجنبی عورتوں پر لاگو ہوتا ہے.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" خادمات کا خطرہ بہت عظیم ہے، اور یہ بہت بڑی مصیبت ہیں، اس لیے کسی بھی مسلمان شخص کے لیے اجنبی عورت سے خلوت کرنی جائز نہیں چاہیے وہ خادمہ ہو یا کوئی اور مثلا بھابھن یا چچی، یا پھر سالی، یا مامی وغیرہ، اور نہ ہی وہ کسی پڑوسی کی عورت سے خلوت کرے، اور نہ ہی کسی دوسری اجنبی عورت سے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوت مت کرے؛ کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے "

لہذا اس کے لیے کسی اجنبی عورت سے اور نہ ہی کسی خادمہ وغیرہ سے خلوت کرنی جائز نہیں، اور اس کے جائز نہیں کہ وہ گھر کے لیے کافر ملازم ملك میں لائے، اور کام کاج کے لیے کافر ملازمین لانا بھی جائز نہیں، اور نہ ہی اس جزیرہ عرب میں کافر خادمات لانا جائز ہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز ( 5 / 40 ـ 41 ).

چہارم:

سائل کا اپنے گھر میں کام کاج کرنے والی خادمہ کے ساتھ شادی کرنے کی سوچ ایك اچھی سوچ ہے؛ تا کہ وہ حرام کام سے بچ سکے اس پر حرام نظر بھی پڑ سکتی ہے اور خلوت بھی ہوتی ہے یا اس سے بھی زیادہ سخت ( اللہ نہ کرے ) زنا وغیرہ، لیکن اس خادمہ سے شادی کرنے سے قبل اسے چند ایك امور پر متنبہ رہنا ہوگا:

1 ـ وہ اس خادمہ سے شادی کے بعد اسے بیوی کے پورے حقوق دے، یعنی اس کا نفقہ، اور مہر اور اس کے پاس رات بسر کرنا، اور پہلی بیوی اور اس کے درمیان عدل کرنا، اس کے حق میں کوئی کمی نہیں کہ وہ خادمہ ہے، کیونکہ وہ تو اس کی بیوی بن جائیگی، اور اسے وہی حقوق حاصل ہونگے جو پہلی بیوی کو حاصل ہیں.

2 ۔ اس سے نکاح اس وقت تك کرنا حلال نہیں جب تك اس کا ولی راضی نہ ہی اور اس کا ولی اس کا والد ہے، یا تو اس کا ولی بنفسہ خود حاضر ہو، یا پھر وہ جسے چاہے اپنا نائب اور وکیل بنا دے.

3 ۔ اس عقد نکاح پر دو عادل گواہ بھی گواہی دیں یا پھر لوگوں کی ایك جماعت کے سامنے یہ عقد نکاح کیا جائے، اور پہلی بیوی کو بتانا شرط نہیں، لیکن اس کے لیے اسے لوگوں سے خفیہ رکھنا حلال نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے سے خاوند اور بیوی دونوں کے لیے ضرر ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں حقوق زوجیت سلب ہونے کا خطرہ ہے، مثلا مہر اور نسب کا ثبوت اور اولاد اور وراثت میں ان کا حق.

4 ۔ اس کے حقوق سے روکنا جائز نہیں مثلا استمتاع اور اولاد پیدا کرنا وغیرہ اس لیے اس کی اجازت کے بغیر جماع میں عزل کرنا جائز نہیں، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ اسے اولاد پیدا کرنے سے روکا جائے، کیونکہ استمتاع اور اولاد حاصل کرنے کا حق خاوند اور بیوی دونوں کے مابین مشترك ہے، اس لیے اسے اس سے محروم کرنا جائز نہیں.

5 ۔ پہلی بیوی اور اس کی اولاد کے ساتھ معاملات کرنے کے طریقہ میں متنبہ رہنا واجب ہے، کیونکہ وہ اس کی بیوی ہے، اس لیے اس کا احترام اور قدر اور اس کےمناسب تکریم کرنا ضروری ہے، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کی دوسری بیوی کے ساتھ برا سلوك کریں تو وہ اس پر راضی ہو کہ وہ ایك اجنبی خادمہ ہے، لیکن حقیقت میں تو وہ اس کی بیوی بن چکی ہو.

اسے چاہیے کہ ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ اس کو سامنے رکھے تا کہ شرعی شادی ہو، اور اسے باطل یا ناقص کرنے والی اشیاء سے خالی رہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اس کی بیوی کو شفایابی نصیب کرے، اور اگر دوسری شادی میں اس کے لیے خیر و بھلائی ہے تو اس میں آسانی پیدا فرمائے.

واللہ اعلم .